ڈاکٹر معین الدین عقیل

جنوبی ایشیا میں فارسی مطبوعات کی فہرست نویسی: تاریخی و تحقیقی مطالعہ

Publication Lists are equally important to see the evolution of Persian publications in South Asia as any other source like reviews compiled by government organizations. This article attempts to review the history of compilation of Publication Lists of Persian Texts published in South Asia.

جنوبی ایشیا میں فارسی طباعت کی نوعیت، رفتار اور اس کے نشیب و فراز کی صورتِ حال کے جائزے کے لیے، ان جائزوں اور رودادوں سے قطع نظر کہ جو حکومتوں کے متعلقہ ادارے مرتب کرتے رہے(۱)، مطبوعات کی وہ فہرستیں بھی معاون ہو سکتی ہیں، جو مختلف صورتوں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ حالاں کہ اس قسم کی فہرستوں میں بالخصوص فارسی مطبوعات پر محیط فہرستوں کی کوئی منفرد روایت یہاں قائم نہ ہو سکی۔(۲) مذکورہ سرکاری رودادوں سے پتہ چلتا ہے کہ ضابطہ کے تحت تمام مطابع اپنی طباعتی سرگرمیوں سے حکومت کے متعلقہ محکمے کو باخبر کیا کرتے تھے اور اس مقصد کے لیے اپنی مطبوعات کی تفصیلات یا فہرستیں ارسال کیا کرتے تھے۔ چناں چہ یہ رودادیں ایسی فہرستوں ہی کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی تھیں۔(۳) ایسی فہرستوں کی ترتیب و اشاعت کے اہتمام کی روایت مغربی ممالک میں بہت دیرینہ اور پختہ تھی۔ خود جنوبی ایشیا میں یہ روایت مغربی باشندوں کے ہمراہ مطابع کے قیام کے ساتھ ہی وارد ہو چکی تھی۔(۴) جب کہ یہاں اس قسم کی فہارس کے ذیل میں (اور اردو و عربی) مخطوطات کی فہرست سازی کی روایت بہر حال کسی حد تک نہ صرف شروع ہو چکی تھی (۵) بلکہ اشاعت کے مرحلے میں بھی آ چکی تھی۔(۶) ایسی فہرستیں جو نسخ یا نستعلیق میں شائع ہوئیں، غالبًا اولین فہرست منشی ظہور علی بریلوی کی مرتبہ: ''فہرست کتب قلمی و مطبوع کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی...... مع کتب خانہ فورٹ ولیم یعنی مدرسہ انگریزی شہر کلکتہ کہ نقل و تحویل دریں کتب خانہ رسیدہ'' ہے، جو مطبع گلدستۂ نشاط کلکتہ سے ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس فہرست میں اندراجات بہ ذیل عنوانات کتب و بہ اعتبار حروف تہجی ہیں۔ ہر کتاب کے مقابل اس کا فن اور مصنف کا نام درج ہے۔ زائد نسخوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ قلمی اور مطبوعہ کتابوں کا اندراج علیحدہ نہیں مخلوط ہے، لیکن اس کی صراحت کر دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی جو کتابیں مطبوع سنگی ہیں، ان کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے اور پھر کیفیت بھی بتا دی گئی ہے کہ کتاب کس حالت میں ہے۔ مطبوعات کی تعداد بہ اعتبارِ زبان بھی اس میں بتائی گئی ہے، جس کے مطابق اس میں فارسی کی ۱۳۹۱ کتابیں شامل ہیں۔ ان تفصیلات کے باوجود اس میں مطبوعہ کتابوں کے مقابل ناشر، مقام اشاعت اور سنہ اشاعت کا اہتمام موجود نہیں۔(۷)

انیسویں صدی میں مطبوعہ ایسی فہارس میں، جو نسخ یا نستعلیق رسم الخطوں میں مرتب ہوئیں اور فارسی کتابوں کے اندراج پر مشتمل تھیں، کتاب خانوں کے ذخائر سے قطع نظر...... اور ظہور علی بریلوی کی مذکورہ فہرست کے علاوہ، تجارتی مقاصد کے لیے شائع ہوئیں اور ان میں بھی محض ''مطبع نولکشور'' کی اپنی مطبوعہ فہرستوں: ''فہرست کتب موجودہ مطبع نولکشور واقع لکھنؤ و کانپور''

Scanned by CamScanner

مطبوعہ ۱۸۷۴ء اور اس کی دوسری اشاعت مطبوعہ ۱۸۷۹ء و نیز ''فہرست مبسوط دینیات اسلام'' (۸) کا علم ہوتا ہے۔ جب کہ کتب خانوں کے ذخائر اور تجارتی نوعیت کی دیگر مطبوعہ فہرستوں کی ترتیب و اشاعت کا پتہ نہیں چلتا۔ (۹) بیسویں صدی میں فارسی طباعت کے محدود تر ہو جانے کے باعث تجارتی فہرستوں مین خال خال فارسی کتابوں کا اندراج نظر آتا ہے۔ لیکن جو فہارس مختلف کتب خانوں یا نجی ذخائر کی مرتب ہوئیں اور جو اگرچہ مخلوط اللسان ہیں، مگر ان میں فارسی کتابوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ فہرستیں ضخیم اور قدرے معلوماتی بھی ہیں، جن میں کتابوں کا اندراج موضوعاتی یا بہ اعتبار زبان اور پھر مصنف، مقام اشاعت اور ساتھ ہی کئی فہرستوں میں سنہ اشاعت اور کیفیت کا اہتمام بھی نظر آتا ہے۔ ایسی فہرستوں میں کتاب اور صاحب کتاب کے بارے میں بنیادی یا ضروری معلومات کی فراہمی کا وہ رجحان بھی نظر آتا ہے جو عربی فہرست سازی میں ایک مستقل روایت کی صورت میں نمایاں رہا ہے۔ ایسی فہرستوں مین اولین فہرست ''محبوب الالباب فی تعریف الکتب والکتاب'' ہے جسے کتب خانہ خدا بخش کے بانی خدا بخش خاں (۱۸۴۲ء-۱۹۰۸ء) نے پٹنہ سے ۱۸۹۸ء میں شائع کیا۔ (۱۰) یہ اگرچہ زیادہ تر مخطوطات پر مشتمل ہے، جو خدا بخش خاں کے ذاتی ذخیرے میں تھے، لیکن اس میں متعدد مطبوعات کا بھی ذکر ہے اور یہ مطبوعات بیشتر فارسی ہیں۔ یہ فہرست کتاب اور مصنف کے بارے میں وضاحتی ہے، لیکن دیگر تفصیلات کا خاص التزام نہیں کیا گیا۔ محض کہیں کہیں مطبع، مقام اشاعت اور سنہ اشاعت کا اہتمام نظر آتا ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ اولین فہرست ہے جس نے جنوبی ایشیا میں ایسی مزید فہارس کی ترتیب و اشاعت کی راہ دکھائی۔ چناں چہ آیندہ چند سالوں میں ایسی ضخیم اور معلوماتی فہارس کی اشاعت کا ایک مختصر سا سلسلہ شروع ہوا۔ مثلاً ''کتب خانۂ آصفیہ'' (حیدر آباد دکن)، (۱۱)، ''کتب خانہ اہل اسلام'' (مدراس)، (۱۲) ''دار العلوم اسلامیہ'' (پشاور (۱۳) اور ''کتب خانۂ مدرسۂ محمدیہ، جامع مسجد بمبئی'' (۱۴) کے ذخائر کی فہرستیں شائع ہوئیں۔

یہ تمام فہرستیں مخلوط اللسان ہیں اور بڑی حد تک عربی فہرست سازی کے اصولوں کی پیروی میں مرتب ہوئیں۔ یہ رجحان ''دار العلوم پشاور'' اور ''مدرسۂ محمدیہ جامع مسجد بمبئی'' کے کتب خانوں کی فہارس میں زیادہ نمایاں ہے یا پھر ''کتب خانۂ آصفیہ'' کی فہرست میں دیکھا جا سکتا ہے۔ بعد میں کتاب اور صاحب کتاب سے متعلق ضروری معلومات کی فراہمی کی صفات پر مشتمل فہارس کا رجحان کم ہوتا رہا۔ اور پھر ایسی ضخیم فہرستیں بھی کم ہی شائع ہوئیں۔ جو شائع ہوئیں کم و بیش ان ہی اصولوں کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئیں۔ لیکن کتاب کے بارے میں بنیادی تمام معلومات، یعنی عنوان، موضوع، مصنف، ناشر، مقام اشاعت، سنہ اشاعت، ضخامت، حجم، کیفیت، سابقہ اشاعتوں یا قلمی نسخوں وغیرہ کے لحاظ سے بہت کم فہارس کو مکمل یا جامع کہا جا سکتا ہے۔ ایسی جو بھی فہرستیں شائع ہوئیں، چاہے وہ فارسی زبان ہی میں ہوں، لیکن مندرجات کے لحاظ سے مخلوط اللسان مطبوعات و مخطوطات کا احاطہ کرتی ہیں۔ خاص طور پر محض فارسی مطبوعات کا اندراج بالعموم کسی فہرست کا مقصد نہیں رہا۔ چناں چہ زیر نظر موضوع کی مناسبت سے بالخصوص فارسی زبان کی مطبوعہ کتابوں کے اندراج پر مشتمل فہرستیں بہت کم شائع ہوئیں۔ مثلاً ''فہرست چاپ ہائے آثار سعدی در شبہ قارہ و چاپ ہائے شرح و ترجمہ ہا و فرہنگنامہ ہای آثار وی'' مرتبہ سید عارف نوشاہی، (۱۵) جسے موضوعاتی فہرست کے ذیل میں شمار کرنا چاہیے، یا ''فہرست انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان'' مولفہ محمد حسین تسبیحی، (۱۶) جو محض متعلقہ ادارے کی مطبوعات کے تعارف پر مرکوز ہے۔ لیکن ایسے کسی مخصوص موضوع یا مقصد سے قطع نظر، جن کی تعداد محض مذکورہ ان دو فہارس تک محدود نہیں...... ایسی واحد فہرست جو محض فارسی کی مطبوعہ کتابوں کے اندراج پر مشتمل ہو ''فہرست کتابہای فارسی چاپ سنگی و کمیاب کتابخانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد'' ہے، جسے سید عارف نوشاہی نے مرتب کیا اور اسی مرکز سے ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۹ء میں دو جلدوں میں شائع ہوئی۔

سید عارف نوشاہی نے اگرچہ متعدد موقر اور معیاری تحقیقی مطالعے قلم بند کیے ہیں، لیکن ان کا ایک اختصاص فہرست

Scanned by CamScanner

سازی ہے، اور اس ضمن میں ان کی مرتبہ فہارس مخطوطات اور مطبوعات دونوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ (۱۷) لیکن ان کی مذکورہ بالا فہرست جنوبی ایشیا کی حد تک واحد ایسی فہرست ہے جو تمام تر فارسی مطبوعات کے لیے مخصوص ہے اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے یوں منفرد ہے کہ اس میں فہرست سازی کے روایتی اسلوب سے قطع نظر کہ جو بڑی حد تک قدیم عربی و فارسی فہارس سے مخصوص نظر آتا ہے...... خصوصاً کتاب کے تعلق سے جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق ضروری معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چناں چہ اس میں جہاں مصنف کے بارے میں بھی بنیادی معلومات فراہم کر دی گئی ہیں، وہیں کتاب کے قلمی نسخوں اور سابقہ اشاعتوں کی نشاندہی کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے۔ پھر اس میں کتاب کے موضوع، مندرجات اور آغاز کے نقل کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور اگر کتاب کسی کی فرمائش یا اہتمام سے شائع ہوئی ہے تو اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ متعدد مقامات پر کاتب کے نام کا اہتمام بھی اس میں موجود ہے۔ ان صفات کے ساتھ ساتھ ساری فہرست مختلف فنون کے ذیل میں تقسیم کی گئی ہے...... اور پھر دوسری جلد میں ضروری اشاریے بھی شامل کر دیے گئے ہیں تا کہ فہرست میں شامل کتاب یا مصنف کی تلاش میں سہولت میسر آ جائے۔ یہ ایسی صفات ہیں، جو قبل ازیں جنوبی ایشیا کی فہرست سازی کی تاریخ میں کہیں یکجا نظر نہیں آتیں۔

ڈاکٹر عارف نوشاہی کو مزید انفرادیت یہ بھی حاصل ہے کہ جنوبی ایشیا میں فہارس کی فہرست سازی بھی تا حال ان ہی تک مخصوص یا محدود ہے۔ اس ضمن میں مآخذ کے حوالے سے جو جائزے یا کتابیات مرتب ہوئیں، (۱۸) وہ کلی طور پر زیر نظر موضوع کے ذیل میں شمار نہیں کی جا سکتیں۔ جنوبی ایشیا سے باہر عربی یا فارسی زبانوں کے ذخائر پر مبنی فہارس کی فہرست سازی سے قطع نظر، جس کی روایت ایک عرصے سے موجود ہے، جنوبی ایشیا کے ذخائر پر مشتمل فہارس کی فہرست سازی کی روایت بہت محدود ہے (۱۹) اور اس میں بھی نسخ و نستعلیق رسم الخطوں کے مخطوطات (اور مطبوعات) پر مبنی فہارس کی کتابیات کی ترتیب کی جانب محض ڈاکٹر عارف نوشاہی نے توجہ دی ہے۔ اس کام کا آغاز انھوں نے ''کتابشناسی فہرست ہاے نسخہ ہاے خطی پاکستان'' (۲۰) سے کیا تھا، پھر ان کی مبسوط کوششیں ''پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں'' (۲۱) اور ''بھارت میں مخطوطات کی فہرستیں'' (۲۲) اپنی نوعیت کے ایسے کام ہیں جو اپنے موضوع پر موجود خلا کو پُر کرتے ہیں۔ ایسی مزید کوششوں میں احمد منزوی کی مرتبہ فہرست ''نسخہ ہای خطی در پاکستان''، (۲۳) فہارس کے ساتھ ساتھ فہرست نویسی کے سرسری جائزہ پر بھی مشتمل ہے۔ اسی نوعیت کا جائزہ ڈاکٹر عارف نوشاہی کے مقدمے ''پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں'' میں بھی موجود ہے۔ ان جائزوں سے فارسی فہرست نویسی کے ارتقاء کا ایک اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ان میں مندرجہ فہارس مخلوط اللسان ہیں اور مخطوطات و مطبوعات دونوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ یہ محض فارسی کتابوں کی فہرستوں کے جائزوں پر مشتمل نہیں۔

زیر نظر موضوع سے متعلق تمام قابل ذکر فہرستیں...... شاید یہ حسن اتفاق ہے کہ ڈاکٹر عارف نوشاہی ہی کی مرتبہ ہیں...... اور پھر ان فہرستوں سے بڑھ کر زیر نظر فہرست بھی یقیناً فاضل مرتب کی اپنی اختصاصی دل چسپی اور محنت و جانفشانی اور اس میں موجود صفات کے باعث جنوبی ایشیا کی فارسی مطبوعات کا احاطہ اس صورت میں کرتی ہے کہ یہ اپنے مندرجات اور اپنی معلومات کے باوصف اہل علم و تحقیق کے لیے ایک ناگزیر ماخذ کا کام دے گی اور اپنی مفید معلومات کے اعتبار سے جنوبی ایشیا کی علمی و تہذیبی زندگی کے متعدد خلاء اس سے پُر ہو سکیں گے اور اس کی مدد سے جنوبی ایشیا میں فارسی زبان و ادب کی تاریخ مرتب ہو سکے گی۔

Scanned by CamScanner

حواشی

مثلاً "Statement of Particulars Regarding Books and Periodicals Published in the North Western Provinces and Oudh." (۱۸۶۸ء تک کے تحت) ۱۸۵۹ء-۱۸۶۸ء پھر مثلاً ۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۸ء کی وہ سرکاری رودادیں جو علاقائی مطابع کی طباعتی سرگرمیوں کا احاطہ کرتی تھیں اور "Selections from the Records of the Govt. of North Western Provinces"، حصہ چہارم، ص ۱۶۰۱ تا ۱۶۰۱ میں شامل ہیں۔ ان کا اردو ترجمہ محمد عتیق صدیقی نے کیا ہے: "صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات" (علی گڑھ ۱۹۶۲ء)۔

۲۔ مثلاً "کلکتہ پبلک لائبریری" کی فہرست: "Catalogue of Calcutta Public Library" (کلکتہ ۱۸۴۶ء)؛ جب کہ مختلف زبانوں کی مطبوعات کی فہارس کی اشاعت کا سلسلہ انیسویں صدی کے وسط میں شروع ہو چکا تھا۔ مثلاً جیمز لانگ (James Long) کی مرتبہ بنگالی زبان کی مطبوعات کی فہرست: "Grunthavali: An Alphabetical List of Works Published in Bengali" (کلکتہ ۱۸۵۲ء)، جس کا دوسرا ایڈیشن "Discriptive Catalogue of Bengali Works" ۱۸۵۵ء میں شائع ہوا۔ یا اردو مطبوعات کی فہرست: "A Discriptive Catalogue of Urdu-Christian Literature" مرتبہ: ہربرٹ یو۔ ویٹ بریچٹ (Herbert U. Wietbrecht)، (لاہور ۱۸۸۶ء)۔ لیکن یہ روایتیں انگریزی زبان ہی میں محدود رہیں۔

۳۔ محمد عتیق صدیقی "تصنیف محولہ بالا، ص ۹۰۸ بالخصوص ص ۲۰۱۔ یا ذاتی سطح پر بھی ایسی فہرستیں مرتب ہوتی تھیں۔ مثلاً دہلی کالج کے پرنسپل فرانسس ٹیلر (Francis Taylor، متوفی ۱۸۵۷ء) نے گارساں دتاسی کو دہلی میں مطبوعہ ہندوستانی تصانیف کی ایک فہرست ارسال کی تھی۔ "خطبات گارساں دتاسی" ساتواں خطبہ، ترجمہ سید وہاج الدین، مشمولہ "اردو" (اورنگ آباد)، جولائی ۱۹۲۹ء، ص ۳۷۳؛ ریاست حیدر آباد کے ریزیڈنٹ ہنری رسل (Henry Russell، ۱۸۱۱ء-۱۸۲۰ء) نے بھی ایسی ایک فہرست ولیم ارسکائن (William Erskine، ۱۷۷۳ء-۱۸۵۲ء) کو ارسال کی تھی، جو برٹش لائبریری لندن میں بہ ذیل شمار Add: 26, 321 A-B موجود ہے۔

۴۔ ایسی فہرستوں کا اندراج گراہم شا، Sabreb میں جابجا نظر آتا ہے۔ مثلاً ص ۲۴۰، ۲۴۷، ۲۵۹، ۲۶۶، ۲۷۴، ۲۸۳، ۳۰۸، ۳۱۰؛ غالباً اولین فہرست ملیالم زبان میں امبال کاڈو کے مطبع سے شائع ہونے والی کتابوں پر مشتمل تھی، جو روم میں محفوظ ہے: "Discriptive Cat. of Cary Exhibition of Early Printing and Fine Art Printing" (کلکتہ ۱۹۵۵ء)، ص ۱، بحوالہ عتیق صدیقی "ہندوستانی اخبار نویسی"، ص ۳۹

۵۔ ایسی فہرستیں بالعموم کتب خانوں یا ذاتی ذخائر پر مشتمل ہیں اور غیر مطبوعہ ہیں اور مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ مثلاً پیرس کے قومی کتب خانے میں فارسی مخطوطہ نمبر ۸۳۸ میں بیجاپور کے شاہی کتب خانے کی دو فہرستیں اور ایک فہرست "کتاب خانہ نواب میر الملک بہادر" شامل ہیں۔ جب کہ "فہرست کتب خانہ نواب منیر الملک بہادر" برٹش لائبریری لندن میں بھی بہ حوالہ شمار OR. 2071 موجود ہے۔ برٹش لائبریری لندن میں ایسی مزید متعدد فہرستیں محفوظ ہیں جنھیں درج ذیل نمبروں کے تحت دیکھا جا سکتا ہے: Add. 16,720؛ Add. 24,042؛ Add. 25,864 اور OR. 2063 سے OR. 2074 تک۔ ان میں سے OR. 2069 میں مطبوعات کا اندراج بھی ہے، لیکن مطبوعات کی اشاعتی تفصیلات درج نہیں۔ ایسی ایک فہرست "کتب خانہ ملا فیروز" (ممبئی) میں بحوالہ ای۔ رہاتسک (Rehatsek E.) "Cat. Raisonne of the Arabic, Hindostani, Persian and Turkish

سکتی ہیں۔

۱۰۔ حالیہ عکسی اشاعت، پٹنہ، ۱۹۹۱ء

۱۱۔ ''فہرست کتب عربی، فارسی واردو مخزونہ کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد'' (حیدرآباد، ۱۳۳۲ھ-۱۳۳۳ھ/۱۹۱۳ء-۱۹۱۴ء)

۱۲۔ ''فہرست کتب موجودۂ کتب خانۂ عام اہل اسلام مدراس، ترملکھیری، والاجاہ روڈ'' (مدراس، ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء)، جس کا ایک ضمیمہ بھی ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔

۱۳۔ ''لباب المعارف العلمیہ فی مکتبہ دار العلوم اسلامیہ، پشاور'' مرتبہ: مولوی عبدالرحیم (آگرہ، ۱۹۱۸ء)

۱۴۔ ''فہرست کتب خانہ مدرسۂ محمدیہ متعلق جامع مسجد بمبئی'' (بمبئی، ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء)

۱۵۔ مطبوعہ: اسلام آباد، ۱۳۶۳خ

۱۶۔ مطبوعہ: اسلام آباد، ۱۳۷۰خ

۱۷۔ جیسے مذکورہ صدر فہرست کے علاوہ: ''فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی موزۂ ملی پاکستان، کراچی'' (لاہور، ۱۳۶۲خ)؛ ''فہرست نسخہ ہائے خطی انجمن ترقی اردو کراچی'' (راولپنڈی، ۱۳۶۳خ)؛ ''ثلاثۂ غسالہ'' (از حکیم حکیم حبیب الرحمن) مرتبہ، (لاہور، ۱۹۹۲ء)؛ ''فہرست مخطوطات کتابخانہ نوشاہیہ'' (لاہور، ۱۹۸۹ء)

۱۸۔ مثلاً: ''کتب مراجع، خدا بخش لائبریری میں (جزوی فہرست)'' مرتبہ: محمود حسین قیصر (پٹنہ، ۱۹۹۵ء) بالخصوص ص ۱۰-۱۴

۱۹۔ مغرب میں تو اس ضمن میں خاصہ کام ہوا ہے۔ فہارس مخطوطات و مطبوعات کے اندراج پر مشتمل وہاں کئی کتابیات ایسی بھی مرتب ہوئی ہیں جن میں جنوبی ایشیا کی زبانوں یا یہاں کے ذخائر کی فہارس کا اندراج موجود ہے۔ جب کہ کے۔ ایل۔ جنرٹ (K. L. Jenret) کی مرتبہ کتابیات: "An Annotated Bibliography of the Catalogues of Indian Manuscripts"، حصہ اول (ویزبدن، ۱۹۶۵ء) تمام تر ان فہارس کے اندراج پر مشتمل ہے جو ہندوستانی مخطوطات (فارسی، عربی، اردو کے علاوہ) کا احاطہ کرتی ہیں۔

۲۰۔ مشمولہ: ''مجلۂ تحقیق'' (لاہور) جلد ۴، شمارہ ۱، ۱۹۸۱ء

۲۱۔ مطبوعہ اسلام آباد، ۱۹۸۸ء

۲۲۔ مطبوعہ اسلام آباد، ۱۹۸۹ء

۲۳۔ مشمولہ ''کلک'' (تہران) شمارہ ۸۹-۹۳، دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۲۸۷-۳۰۱

Scanned by CamScanner